Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳
رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱
مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا
روزنامہ
فی پرچہ ۱؍

المصلح

بدھ
ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے
جلد ۶ ‖ ۲۵ نبوت ۱۳۳۲ھش ۲۵ نومبر ۱۹۵۳ء ‖ نمبر ۱۹۷

"اسلامی اصول کی فلاسفی" کا پہلا امریکن ایڈیشن شائع ہو گیا

احباب سلسلہ کو اس خبر سے مسرت ہوگی کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے امریکہ مشن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآرا تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا پہلا امریکن ایڈیشن شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ امریکہ مشن کی یہ کوشش رہی ہے کہ سلسلے کے اہم اور بنیادی لٹریچر کو اشاعت کے نئے اسلوب اور طباعت کے اعلیٰ معیار کے ساتھ شائع کیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دو تصنیفات احمدیہ موومنٹ ان اسلام اور (۲) احمدیت یا حقیقی اسلام شائع کی جا چکی ہیں۔ ان کتب کو امریکہ کی تمام مشہور لائبریریوں اور یونیورسٹیوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ موخر الذکر کتاب احمدیت یا حقیقی اسلام پر کئی امریکن رسائل نے ریویو بھی شائع کئے ہیں۔ جن احباب کی نظر سے احمدیت یا حقیقی اسلام کا امریکن ایڈیشن گزر چکا ہے ان کو اس اطلاع سے خوشی ہوگی کہ اسلامی اصول کی فلاسفی کی طباعت میں اس معیار کو اور بھی بلند کیا گیا ہے۔ کتاب کے ترجمے پر اس ایڈیشن کے لئے نظر ثانی کروا کر زبان میں جا بجا مناسب تصحیح کی گئی ہے۔ آیات قرآنیہ کے بلاک بنوا کر ان کے عربی متن کے عکس دیئے گئے ہیں۔ اور تمام حوالہ جات کو صفحے کے آخر پر فٹ نوٹ کے طور پر درج کیا گیا ہے۔ کاغذ بھی نہایت عمدہ استعمال کیا گیا ہے۔ (اس نئے ایڈیشن کی قیمت اور اس کے حصول کے متعلق مفصل اعلان المصلح کی آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں)

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

لاہور ۲۲ نومبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

آئندہ تین ماہ تک چار کروڑ روپے کی مالیت کا کپڑا ملک میں پہنچ جائیگا

حکومت کپڑے کی موجودہ قلت کو دور کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔

کراچی ۲۴ نومبر۔ کپڑے کی قلت کو دور کرنے کے لئے مرکزی حکومت نے چار کروڑ روپے کی مالیت کا کپڑا درآمد کرنے کا جو انتظام کیا ہے۔ امید ہے کہ اس کے تحت آئندہ تین ماہ کے اندر یہ کپڑا ملک میں تقسیم ہونا شروع ہو جائے گا۔ آج حکومت کے ایک ترجمان نے اس سلسلہ میں بتایا کہ یہ کپڑا درآمدی قیمت سے بیس فی صدی اضافہ کے ساتھ فروخت کیا جائے گا۔ تاکہ درآمد کرنے کے جملہ اخراجات پورے ہو سکیں۔ حکومت اس میں سے کوئی منافع حاصل نہیں کرے گی۔ اس فیصلہ کی وجوہ پر روشنی ڈالتے ہوئے ترجمان نے کہا حکومت کی غرض یہ ہے۔ عوام کو جلد سے جلد مناسب قیمت پر کپڑا مل سکے (۲) کپڑے کی تجارت میں جو بدعنوانیاں کی جا رہی ہیں ان کی روک تھام کی جائے (۳) اور کپڑے کے تاجروں کی پوزیشن کو مستحکم بنایا جائے۔

صوبائی حکومتوں کی طرف سے کپڑے کی تقسیم کے متعلق سکیمیں مرکز کے پاس پہنچ چکی ہیں۔ مرکز نے ہدایت کی تھی کہ یہ سکیمیں کاروباری اداروں کے مشورے سے تیار کی جائیں۔ ضرورت محسوس ہونے پر راشننگ سسٹم کے ذریعہ بھی کپڑا فروخت کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔

ترجمان مذکور نے بتایا کہ زیادہ تر کپڑا جاپان سے منگوایا جا رہا ہے۔ لیکن ہم ہر اس ملک سے کپڑا خریدنے کے لئے تیار ہیں جو ارزاں نرخ پر جلد کپڑا مہیا کر سکے۔ حکومت نے تہیہ کر لیا ہے کہ وہ ملک سے کپڑے کی قلت کو جلد از جلد دور کر کے رہے گی۔ امید ہے کہ اگلے سال کے وسط تک مقامی کارخانے بھی اتنی مقدار میں کپڑا مہیا کر سکیں گے۔ جس سے کپڑے کی قلت دور ہونے میں کافی مدد مل سکے گی ؛

ہم کسی غیر علاقے میں وہاں کے باشندوں کی مرضی کے خلاف مقیم نہیں رہ سکتے

علاقہ سویز میں برطانوی فوجوں کی موجودگی پر مسٹر بیون کی نکتہ چینی

لنڈن ۲۴ نومبر۔ لیبر پارٹی کے نامور رکن انیورن بیون نے کل علاقہ سویز میں ۷۵ ہزار برطانوی سپاہیوں کی موجودگی پر سخت نکتہ چینی کی۔ انہوں نے کہا ہمیں اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ آجکل کی دنیا میں ہم کسی غیر ملک کی سرزمین پر اس وقت تک نہیں رہ سکتے جب تک خود اس ملک کے باشندے ہمارے وہاں رہنے پر راضی نہ ہوں۔ غیر علاقے میں ٹھہرنے کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ ہمیں اس علاقے کے رہنے والوں کا تعاون حاصل ہو۔ اور اگر ایسا ممکن نہیں ہے تو جس قدر بھی جلد ہم اس علاقے سے نکلیں گے اس قدر ہی یہ بات ہمارے لئے بہتر ہوگی کہ ہم نے ہندوستان پاکستان برما اور سیلون وغیرہ میں اس حقیقت کو بھانپ لیا تھا۔ تین بڑوں کی "برمودا کانفرنس" کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے امید ظاہر کی کہ حزب مخالف کے لیڈر مسٹر کلیمنٹ ایٹلی آئندہ پیر یا منگل کو دارالعوام میں مطالبہ کریں گے کہ برمودا کانفرنس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

برطانیہ اور امریکہ کے سفارتی تعلقات بحال کرنے کیلئے امریکہ کی مساعی

تہران ۲۴ نومبر ایران کے سرکاری ذرائع نے اس اطلاع کی تصدیق کر دی ہے کہ امریکہ۔ برطانیہ اور ایران کے درمیان سفارتی تعلقات کو بحال کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آج اس سلسلے میں امریکی سفیر مسٹر ہینڈرسن نے وزیر خارجہ ایران سے ملاقات کی ہے۔ اس ملاقات کو خاص اہمیت حاصل ہو رہی ہے ؛

مصر میں ۲۵ کمیونسٹوں کی گرفتاری

قاہرہ ۲۴ نومبر۔ فوجی خفیہ پولیس کے ایک ترجمان نے کل اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ گزشتہ ہفتہ ۲۵ نوجوانوں کو کمیونسٹ سرگرمیوں کی بناء پر گرفتار کیا گیا ہے۔ ان میں یونیورسٹی کے طلباء اور فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدور شامل ہیں۔ ترجمان نے بتایا کہ ان سب کے خلاف تحقیقات بدستور جاری ہے ؛

ہلسنکی کی مسجد کیلئے پاکستان کا عطیہ

کراچی ۲۴ نومبر حکومت پاکستان نے فن لینڈ کے دارالحکومت ہلسنکی میں تعمیر ہونے والی مسجد کے لئے ۴۶ ہزار تین سو اکیس روپے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ عطیہ ہلسنکی کی ایک اسلامی انجمن کی تحریک پر پیش کیا گیا ہے ؛

چین اور شمالی کوریا کے درمیان اقتصادی معاہدہ

ہانگ کانگ ۲۴ نومبر پیکنگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ چین اور شمالی کوریا نے اقتصادی اور ثقافتی تعاون کے ایک دس سالہ معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔ معاہدے پر چین کی طرف سے وہاں کے وزیر اعظم چو این لائی نے اور شمالی کوریا کی طرف سے اس کے وزیر اعظم کم ال سنگ نے دستخط کئے۔

مصر کو سر آغا خان کی پیشکش

قاہرہ ۲۴ نومبر۔ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آغا خان نے مصر کی نئی حکومت کے ساتھ اظہار خیرسگالی کے طور پر مصر میں ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر کا سرمایہ لگانے کی پیشکش کی ہے۔ سرکاری ذرائع کا کہنا ہے کہ سر آغا خان نے مصر میں کچھ اراضی خریدی تھیں۔ جن کے بارے میں عرصہ سے کچھ تنازعہ چلا آ رہا تھا اس تنازعہ کے فیصلہ ہونے پر انہوں نے حکومت مصر کو یہ پیشکش کی ہے ؛

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے مسلم پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۲۵ نبوت ھ ۱۳۲۱

گورنر جنرل پاکستان کی تصریحات

گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد نے لنڈن میں پنڈت نہرو کے الزامات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

"پنڈت نہرو نے جو یہ کہا ہے کہ ہمارا دستور جس کا مقصد دراصل پاکستان میں اسلامی جمہوریت قائم کرنا ہے۔ غیر جمہوری رجعت پسندانہ اور قرون وسطیٰ کے تصور پر مبنی ہے مجھے اس پر سخت افسوس ہے۔ اسلام ایک جمہوری دین ہے۔ اور یہ اپنے تصور اور نفاذ میں کلیۃً حریت پسند ہے۔ اس کے علاوہ اس کے کوئی اور معنے سمجھنا تاریخ کو جھٹلانا اور اسلام کے پیشکردہ آزادی مساوات اور اخوت کے اصولوں کو نظر انداز کرنا ہے۔ اسلام میں ملائیت کے لئے گنجائش قطعاً نہیں۔"

آپ نے کہا کہ

"اقلیتوں کے متعلق پنڈت نہرو نے جو اظہار خیال کیا ہے بنیادی اصولوں کی سب کمیٹی نے پاکستان کی اقلیتوں کے لئے وہی حقوق تجویز کئے ہیں۔ جو اکثریت کے ہیں اکثریت کا صرف اتنا حق زیادہ ہے کہ مملکت کا رئیس صرف اکثریت کے مذہب کا حامل ہو۔ یعنے مسلمان ہو۔ اور یہ بات کوئی انوکھی نہیں ہے۔ پرانی سے پرانی جمہوریتوں میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ جہاں رئیس مملکت اکثریت کے عقائد و نظریات کا پابند ہی ہو سکتا ہے۔"

ہمیں خیال ہے کہ گورنر جنرل کی یہ تصریحات پنڈت نہرو کے شبہات کو دور کردیں گی۔ جہاں تک ان امور کا تعلق ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی واضح کرچکے ہیں اسلام ہی وہ دین ہے جس نے سب سے پہلے مذہبی آزادی کے لئے وسیع اصول پیش کئے ہیں۔ اور جس شخص نے اسلام کی الکتاب قرآن کریم اور احادیث نبوی کا غور سے مطالعہ کیا ہے۔ وہ آسانی سے اس حقیقت کو پا سکتا ہے کہ اسلام جیسا روادارانہ مذہب کوئی ہوا ہے اور نہ کوئی ہو سکتا ہے۔ پھر جیسا کہ گورنر جنرل نے اشارہ کیا ہے۔ اسلامی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ ہر زمانے کے مسلمان حکمرانوں نے غیر مذاہب والوں سے جو سلوک روا رکھا ہے۔ اس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں مل سکتی۔

اس ضمن میں ہم ایک معاصر اہل قلم کا حوالہ روزنامہ جنگ مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۵۲ء سے نقل کرتے ہیں:۔

"مذہبی اور قانونی حقوق کے تحفظ کی بھی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ عیسائیوں اور یہودیوں کو ہمیشہ آزادانہ مذہبی رسوم کی بجا آوری کی اجازت دی گئی۔ اور ان کی عبادت گاہیں نہ صرف محفوظ رہیں۔ بلکہ ان کی مرمت اور خدمت حکومت اسلامی کی طرف سے کی جاتی رہی۔ معاشرت میں بھی ہمیشہ غیر مسلموں کو مساوی حیثیت حاصل رہی۔ اسلامی تذکرے اٹھا کر دیکھئے۔ جہاں یہودی اور عیسائی اہل علم کا ذکر آتا ہے۔ مسلمان مصنفین انتہائی احترام سے ان کا ذکر کرتے ہیں۔ دور عباسی میں بختیشوع جبریل بن بختیشوع۔ حنین ابن اسحٰق۔ یوحنا بن ماسویہ۔ ابو اسحٰق صابی۔ ابن التلمیذ جیسے یہودی۔ عیسائی اور صابی علماء موجود تھے خلفا اور امرا ان کو آنکھوں پر بٹھاتے تھے۔ اور تذکرہ نویس ان کا ذکر اسی احترام سے کرتے ہیں۔ جو غزالی۔ رازی۔ ابن سینا وغیرہم کے متعلق ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

باقی رہے ملکی حقوق تو اسلام نے اس معاملے میں مسلم اور غیر مسلم کے درمیان کوئی فرق نہیں رکھا۔ بلاشبہ متاخرین فقہ کی بعض کتابوں میں غیر مسلموں کے خلاف بعض ذلت آمیز احکام موجود ہیں۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے یہ احکام اللہ اور رسول اور خلفائے راشدین کے نہیں ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان زمانوں کے پورے حالات ہمارے پیش نظر نہیں ہیں۔ کچھ عجب نہیں کہ غیر مسلموں کی بعض قابل اعتراض سیاسی سرگرمیوں کی بناء پر حکومت وقت نے ان پر بعض پابندیاں عائد کی ہوں۔ جو بالکل عارضی تھیں۔ اصل مدار کار اسلام ہے۔ اور اسلام اللہ اور رسول کے احکام کو کہتے ہیں زید بکر کے اوہام کو نہیں کہتے۔"

فاضل مضمون نگار نے آخر میں جو متاخرین فقہ کے متعلق لکھا ہے دراصل یہی چیز ہے جو غیر مسلموں کو اسلامی حکومت کے خلاف بدظن کرتی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے جس کو نظر انداز کردیا جائے۔ دوسرے لفظوں میں حکومت پاکستان کے ذمہ صرف یہ امر نہیں کہ وہ اسلامی جمہوریت کے مطابق یہاں قانون نافذ کرے۔ بلکہ اس کا یہ بھی فرض ہے۔ جیسا کہ موقر مضمون نگار نے آگے چلکر فرمایا ہے۔

"جو لوگ اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کے حقوق کے متعلق رجعت پسندانہ خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ اسلام کے لئے باعث رسوائی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم جمہوریت مساوات۔ رواداری کی حقیقی اسلامی روایات کو دنیا کے سامنے روشن کریں۔ اور پاکستان میں اس پر عمل کرکے دکھائیں۔ تاکہ دنیا اسلام کی فوقیت و برتری کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے۔ لیکن یہ اسلام کے نادان دوست الٹا یہ ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ اسلام حقوق انسانی کی مساوات کا مخالف ہے۔"

گورنر جنرل نے بھی اپنے بیان میں اس کا صاف اشارہ کیا ہے۔ جہاں انہوں نے کہا ہے کہ "اسلام میں ملائیت کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے"۔ مگر مشکل یہ ہے کہ اس وقت بھی پاکستان میں ایسے علماء موجود ہیں۔ جیسا کہ فاضل مضمون نگار کے مندرجہ بالا حوالہ سے ہی ہویدا ہوتا ہے۔ جو اسلام کو واقعی ایک غیر جمہوری رجعت پسندانہ اور قرون وسطیٰ کے تصور پر مبنی دین ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور اس طرح نہ صرف اسلام کو دنیا میں بدنام کر رہے ہیں۔ بلکہ پاکستان میں اسلامی قانون کے نفاذ کے راستہ میں سد سکندری کھڑی کر رہے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ہم اس گروہ کی ایک پبلک تحریر بطور نمونہ پیش کرتے ہیں فھو ھذا

"عرب کی طرح دوسرے ممالک نے بھی جو اسلام کو اس سرعت سے قبول کیا کہ ایک صدی کے اندر چوتھائی دنیا مسلمان ہو گئی۔ تو اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے۔ پس جس طرح یہ کہنا غلط ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے لوگوں کو مسلمان بناتا ہے۔ اس طرح یہ کہنا بھی غلط ہے کہ اسلام کی اشاعت میں تبلیغ اور تلوار دونوں کا حصہ ہے۔ جس طرح ہر تہذیب کے قیام میں ہوتا ہے۔ تبلیغ کا کام تخم ریزی ہے۔ اور تلوار کا کام قلبہ رانی ہے۔ پہلے تلوار زمین کو نرم کرتی ہے۔ تاکہ اس میں دین کو پرورش کرنے کی قابلیت پیدا ہو جائے پھر تبلیغ بیج ڈال کر آبپاشی کرتی ہے۔ تاکہ وہ پھل حاصل ہو جو اس باغبانی کا مقصود حقیقی ہے۔" (الجہاد فی الاسلام ص۳۲ تا ص۳۴)

یہ بطور نمونہ از خروارے ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کا لٹریچر نہایت وسیع پیمانہ پر ملک کے طول و عرض میں پھیلایا جا رہا ہے۔ اور اسلام کے نام پر عوام کی ذہنیت اس رنگ میں رنگی جا رہی ہے۔ ایسے خطرناک لٹریچر کی موجودگی میں ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل پاکستان کا بیان اور فاضل مضمون نگار کا مضمون جس کا حوالہ ہم نے اوپر دیا ہے۔ پنڈت نہرو یا پاکستان کے غیر مسلموں کے دلوں کو واقعی مطمئن کر سکتے ہیں۔

بے شک جیسا کہ گورنر جنرل نے فرمایا ہے پاکستان کی حکومت اسلام کے صحیح جمہوری اور روادارانہ اصولوں کو ہی اجاگر کرنے کی کوشش و سعی کرے گی۔ اور انشاء اللہ وہ متاخرین کی خود ساختہ فقہ کو اور ملائیت کو اپنے روشن اور واضح راستہ میں حائل نہیں ہونے دیگی۔ مگر ایسے اصولوں کو جو اسلامی جمہوریت کی صریح طور پر نفی کرتے ہیں۔ اور جس سے نہ صرف اسلام کی بدنامی ہوتی ہے۔ بلکہ پاکستان کی اسلامی جمہوریت کے متعلق بھی بین الاقوامی بدگمانیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ جس کی ایک واضح مثال پنڈت نہرو کی حالیہ تقریر ہے۔ جو یقیناً پاکستان کے خلاف بین الاقوامی بدگمانیاں پیدا کرنے کے لئے کی گئی ہے۔ ان کا تدارک اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک حکومت ایسی تحریروں کی وسیع پیمانے پر اور کھلم کھلا اشاعت کی اجازت دیتی رہے گی۔

علامہ سید سلیمان ندوی

علامہ سید سلیمان ندوی جن کا انتقال پرسوں کراچی میں ہوا۔ تاریخ اسلام کے بہت بڑے ماہر اور برصغیر ہند و پاکستان میں علوم اسلامی کے عالم تھے۔ اپنے ہم عصر علماء میں آپ کو ایک امتیازی مقام اور مرتبہ حاصل تھا۔ اور ان کی وفات کے بعد بجا طور پر یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ ان کے حلقوں میں اس رنگ کا کوئی دوسرا وجود نہیں ہے۔

علامہ مرحوم نے علمی اور ادبی طور پر مسلمانوں کی بڑی خدمت کی ہے سیرۃ النبی مصنفہ مولانا شبلی کی تکمیل کے علاوہ دوسری تاریخی ادبی اور علمی تصنیفات جو آپ نے چھوڑی ہیں۔ وہ نہ صرف اردو زبان کے لئے بہترین سرمایہ ہیں بلکہ اسلامی لٹریچر میں بھی اس سے بہت مفید اضافہ ہوا ہے۔

آجکل کے علماء اگرچہ عموماً سطحی قسم کی مذہبی بحثوں اور تفرقہ پردازیوں میں اپنے دامن کو الجھائے رکھتے ہیں۔ اور کسی خاص ٹھوس اور تحقیقی علمی کام سے قوم کی خدمت نہیں کرتے۔ تاہم سید سلیمان ندوی کی زندگی کا بیشتر حصہ ایسا ہے۔ جس میں انہوں نے ہمیشہ ایسے امور سے احتراز کیا۔ اور واقعی کام کیا ہے۔ آپ کی وفات اس پہلو سے زیادہ افسوسناک ہے کہ آپ ایسے لوگوں کے لئے اس رنگ میں اپنے اندر نمونہ اور اسوہ رکھتے تھے۔

ہمیں افسوس ہے کہ ان کی عمر کے آخری حصہ میں ان کی علمی حیثیت سے ناجائز فائدہ

(باقی ص۳ پر)

فکر و نظر

مسلمانوں کے اتحاد کا ایک بنیادی نکتہ

ہم میں سے ہر شخص جانتا ہے۔ کہ برعظیم ہند و پاکستان کے مسلمان محض اتحاد اتفاق اور ایک جھنڈے تلے جمع ہونے کی بدولت ہی پاکستان حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ لیکن یہ اتحاد اور اتفاق کن اصولوں پر قائم کیا گیا تھا۔ ہم میں سے بہت کم اس پر غور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے اتحاد میں۔ ایک نہایت اہم روک یہ تھی۔ کہ بدقسمتی سے مسلمانوں نے اپنے مذہبی اختلافات کو سیاست پر بھی حاوی کر رکھا تھا۔ چونکہ ان کے مختلف فرقے ایک دوسرے کو اعتقادی طور پر کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے تھے۔ اس لئے وہ سیاسی میدان میں بھی دوسرے فرقوں کو مسلمان سمجھنے اور ان کے ساتھ اشتراک عمل کرنے کے لئے تیار نہ ہوتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوتا۔ کہ انہیں ایک جھنڈے تلے جمع کرنے کی ہر کوشش ناکامی پر منتج ہوتی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج سے ستائیس برس قبل اس اہم اور خطرناک روک کو محسوس کیا۔ اور اسے دور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نکتہ پیش فرمایا:۔

"اسلام کی اس زمانہ میں دو تعریفیں ہیں۔ ایک مذہبی اور ایک سیاسی۔ مذہبی تعریف ہر ایک شخص کے اختیار میں ہے۔ وہ جو چاہے تعریف کرے۔ ..... دوسری تعریف سیاسی ہے۔ اور یہ تعریف کوئی فرقہ خود نہیں کر سکتا۔ بلکہ یہ تعریف اسلام کا لفظاً ومعناً انکار کرنے والے لوگ کرتے ہیں۔ اور کر سکتے ہیں۔ سیاسی طور پر کون لوگ مسلمان ہیں اس کا جواب ...... صرف ہندو اور عیسائی اور سکھ دے سکتے ہیں۔ جن سے مسلمانوں کا سیاسی واسطہ پڑتا ہے۔ اگر ایک جماعت کو دیگر مذاہب کے پیرو مسلمان کہتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ تو ایک لاکھ مولویوں کے فتوے بھی اس کو سیاست اسلامیہ سے باہر نہیں نکال سکتے۔ سنی خواہ شیعوں کو اور شیعہ خواہ سنیوں کو کافر کہیں۔ لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ سیاسی معاملات میں ہندو شیعوں اور سنیوں سے کیا معاملہ کریں گے۔ کیا سنیوں کے شیعوں کو کافر کہنے کے سبب سے ہندو لوگ سنیوں اور شیعوں سے الگ الگ قسم کا معاملہ کریں گے۔ نہیں۔ وہ جو کارروائی ایک قوم کے خلاف کریں گے۔ وہی دوسری کے خلاف بھی کریں گے پس سیاست میں ان کے مفاد ایک ہیں جن پر اسلام کا لفظ حاوی ہے۔ اگر مسلمان اس نکتہ کو نہیں سمجھیں گے۔ تو ان کو ایک ایک کرکے دوسری قومیں کھا جائیں گی۔ اور ان کو اس وقت ہوش آئیگا۔ جب ہوش آنے کا وقت نہ ہوگا۔" (الفضل ۷ جون ۲۶ء)

مندرجہ بالا سطور میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو اہم اصول پیش فرمایا۔ حق یہ ہے۔ کہ اس پر عمل کئے بغیر کبھی بھی مسلمان متحد نہیں ہو سکتے تھے۔ مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کی تاریخ سے ادنیٰ واقفیت رکھنے والے بھی جانتے ہیں۔ کہ یہی وہ بنیادی نکتہ تھا جس پر بعد میں قائد اعظم نے مسلمانوں کے اتحاد کی بنیاد رکھی۔ آپ نے مسلم لیگ کا دروازہ ہر اس شخص کے لئے کھلا رکھا۔ جو مسلمان کہلاتا تھا۔ اور جسے غیر مسلم مسلمان تصور کرتے تھے اور جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ قائد اعظم کی زندگی میں جب بھی کسی نے مذہبی اعتقادات کی بناء پر اس اصول سے انحراف کرنے کی کوشش کی۔ آپ نے سختی کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا۔

آج بھی اگر مسلم لیگ کے زعماء چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان کے مسلمان لیگ کے جھنڈے تلے متحد و متفق رہیں۔ تو انہیں اس اصول کو سختی کے ساتھ اپنانا ہوگا۔ اور اس کی مخالفت کرنے کی ہر کوشش کو ناکام بنانا ہوگا۔ بصورت دیگر انتشار و افتراق کی ایک ایسی راہ قوم میں کھل جائے گی۔ جسے بند کرنا ان کی طاقت سے باہر ہوگا۔

"جنگ کے اسباب" کس طرح ختم کئے جا سکتے ہیں؟

امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس نے ایک بیان میں کہا ہے:۔

"ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کے پیش نظر جن کی وجہ سے تہذیب و تمدن کا وجود ہی خطرے میں پڑ گیا ہے۔ امریکہ نے تہیہ کر لیا ہے۔ کہ ان اسباب کو ختم کرنے کی پوری کوشش کی جائے۔ جو دنیا کو جنگ کی آگ میں دھکیل رہے ہیں۔"

مقام شکر ہے! آخر بڑی طاقتوں کو بھی "جنگ کے اسباب" ختم کرنے کا خیال آیا! دنیا میں ایک سے ایک بڑھ کر ہلاکت خیز ہتھیار ایجاد ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ لیکن اگر یہ سعادت ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کی قسمت ہی میں لکھی ہے کہ ان کی ہولناک ہلاکت آفرینی کا تصور "جنگ کے اسباب" کو ختم کرنے میں مدد دے۔ تو یقیناً یہ بم دنیا کے لئے رحمت ثابت ہوں گے۔

جو طاقتیں خود جنگ کے اسباب مہیا کر رہی ہیں۔ اور سرعت کے ساتھ دنیا کو تباہی و بربادی کی طرف دھکیل رہی ہیں۔ یقیناً اگر وہ چاہیں۔ تو جنگ کے اسباب کو ختم بھی کر سکتی ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کیا وہ ایسا کرنا فی الحقیقت چاہتی بھی ہیں۔ جنگ کے اسباب الفاظ سے نہیں۔ بلکہ عمل سے دور ہوا کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ یہ عمل سر دست نہ روس میں دکھائی دیتا ہے۔ اور نہ امریکہ میں۔

اگر بڑی طاقتیں فی الحقیقت "جنگ کے اسباب" ختم کرنا چاہتی ہیں۔ تو انہیں اسلام کی ان زریں ہدایات پر کاربند ہونا ہوگا۔ جنہیں آج سے اٹھائیس برس قبل حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے بڑی شرح و بسط کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش فرمایا تھا۔ ان ہدایات میں سے ایک یہ ہے۔ قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان بڑی طاقتوں کو ہی مخاطب کرکے فرماتا ہے،

ولا تمدن عینیك الی
ما متعنا به ازواجاً
منهم زهرة الحیوٰة
الدنیا لنفتنهم فیه
ورزق ربك خیر و
ابقیٰ

(طٰہٰ ۱۳۶)

یعنی (اے دنیا کی بڑی بڑی طاقتو!) ہم نے جو دنیاوی فوائد اور آسائشیں مختلف اقوام کو عطا کر رکھی ہیں۔ ان کی طرف اپنی (حریصانہ) نگاہوں کو اٹھا اٹھا کر مت دیکھو۔ جو کچھ خدا نے تمہیں دیا ہے۔ وہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور زیادہ دیر تک رہنے والا ہے۔ (لہذا اسی کو اپنے لئے کافی سمجھو!) کیا دنیا کی موجودہ بڑی طاقتوں میں اتنی اخلاقی ہمت اور جرأت ہے۔ کہ وہ اس نصیحت پر کاربند ہو سکیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر "جنگ کے اسباب" کیونکر ختم ہو سکتے ہیں؟

اس عہد میں سب کچھ ہے پر انصاف نہیں ہے

"ہندوؤں کی ایک خطرناک چال سے مسلمان بچیں"۔

"آریوں کے مقابلہ میں ایک احمدی مبلغ کی کامیاب کوشش"۔ "الفضل" ۳ ستمبر ۲۷ء

"مسلمانانِ ہند کے احساسات اور مطالبات وزیر ہند کی خدمت میں"۔

"مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے کی چٹھی بنام وزیر ہند۔" ۶ ستمبر ۲۷ء

"علاقہ تیرا کے سنی شیعہ فساد کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ کا اعلان"

"ضرر رسیدگان کی امداد کی تحریک" (۹ ستمبر ۲۷ء)

"مسلمانوں کے مذہبی و سیاسی حقوق کی حفاظت کا انتظام" ۱۶ ستمبر

"مسلمان عورتوں کے متعلق آریوں کی سکیم"

"کیا مسلمان اپنی حفاظت کا انتظام نہ کریں گے۔" ۲۰ ستمبر۔

"مسلمانوں کی انفرادی اور قومی ذمہ داریوں پر حضرت امام جماعت احمدیہ کی بصیرت افروز تقریر" ۲۳ ستمبر

"اسلامی ممالک پر عیسائیت کے حملے کا دفاع" ۳۰ ستمبر

"اسلامی فرقوں میں اتحاد اور اسکی زندگی" ۳۰ ستمبر

"آریہ سماج کی جنگی تیاریاں اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں"۔

مندرجہ بالا عنوانات جماعت احمدیہ کے آرگن "الفضل" کے چند مضامین کے ہیں۔ جو صرف ایک ماہ کے ۸ پرچوں میں سے بطور نمونہ نقل کئے گئے ہیں۔ یہ مضامین آج نہیں لکھے گئے۔ بلکہ آج سے چھبیس برس قبل ستمبر ۲۷ء میں شائع ہوئے تھے۔

ان چند عنوانات سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اسلام اور مسلمانوں سے تعلق رکھنے والی تحریکوں کے متعلق جماعت احمدیہ کا طرز عمل کیا رہا ہے۔ آیا وہ عملاً اپنے آپ کو مسلمانوں سے اور انکی تحریکوں سے علیحدہ رکھتی رہی ہے یا وہ ہر اس معاملہ سے گہری وابستگی اور تعلق رکھتی رہی ہے۔ جو مسلمانوں پر اثر انداز ہونے والا ہوتا تھا۔ اور اسلام کی خاطر ہمیشہ سینہ سپر رہی ہے۔ ع

اس عہد میں سب کچھ ہے پہ انصاف نہیں ہے

پاکستان میں عیسائی مشنری

صوبہ سرحد کی ایک خبر ملاحظہ ہو۔

"۱۱ر نومبر کو ایک امریکن پادری مع لیڈی ڈاکٹر عیسائی مذہب کی تبلیغ کے سلسلے میں پیر پیائی وارد ہوا۔ ...... اس اثناء میں جناب پیر صاحب مانکی شریف تشریف لائے۔ پادری صاحب نے پیر صاحب سے ملاقات کی۔ اور جب رخصت ہونے لگے۔ تو پادری صاحب نے ان کی خدمت میں عیسائی مذہب کے متعلق اردو میں لکھی ہوئی دو کتابیں پیش کیں۔ اور ان سے مطالعہ کرنے کی استدعا کی۔ .... اس علاقہ میں امریکن مشنریوں نے اپنا جال وسیع پیمانے پر پھیلانا شروع کر دیا ہے۔ علاقے کے مسلمانوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ انکی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے مناسب انتظام کرے"۔

پیر پیائی کے جن مسلمانوں نے عیسائی پادری کی سرگرمیوں کو روکنے کا حکومت سے مطالبہ کیا ہے کاش وہ یہ مطالبہ کرنے سے پہلے غور کر لیتے۔ کہ ان کا یہ فعل کس حد تک اسلامی تعلیم کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ یہ مطالبہ ایک ایسے مذہب کے پیرو تو یقیناً کر سکتے ہیں۔ جو دلائل سے تہی دست ہو۔ جو تبلیغ کو ممنوع قرار دیتا ہو۔ لیکن ایسے مذہب کے متبعین کو ہرگز زیب نہیں دیتا۔ جو دلائل و براہین کے ساتھ اپنی صداقت منوا سکتا ہے۔ اور عیسائیت کو مغلوب کر سکتا ہے۔ کیا پیر پیائی کے مسلمان یہ پسند کریں گے۔ کہ عیسائی ممالک میں تبلیغ اسلام کو وہاں کی حکومتیں روک دیں۔ اگر انہیں یہ پسند نہیں۔ تو کیوں وہ پاکستان میں ایسا مطالبہ پیش کرکے اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ اور بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کی راہ کو نادانستہ طور پر مسدود کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ ہم ان سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ بجائے حکومت سے مطالبہ کرنے کے پہلے عیسائیت کے مقابل پر اسلام کے پیش کردہ دلائل کو

اسلامی توحید کا مقام

اگرچہ اسلام کے علاوہ بعض دوسرے مذاہب بھی توحید کو پیش کرتے ہیں اور ان کے ماننے والے توحید کے دعویدار اور مدعی ہیں۔ مگر جس توحید خالص کو اسلام نے پیش کیا ہے۔ اس کی نظیر مذاہب عالم میں نہیں پائی جاتی۔

قرآن کریم میں ایک مسلمان کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ قل ھو اللہ احد (اخلاص) کہ اے مسلم کہہ دو کہ اللہ ایک ہے یعنی نہ اس کی ذات میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ صفات میں اور نہ ہی اسباب کو خدا کے ساتھ شریک قرار دیا جائے۔ اور اس طرح سچے معنوں میں توحید کو اختیار کیا جائے۔ روایات کی بنا پر مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور رسول ہو گذرے ہیں۔ اور سب کے متعلق وہ قرآنی تعلیم کے ماتحت معصوم عن الخطا ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سید الانبیاء قرار دیتے ہیں۔ مگر باوجود یہ مرتبہ اور درجہ دینے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کی ذات یا صفات میں شریک یا حصہ دار نہیں ٹھہراتے۔ اور اس طرح خالص توحید کو ذاتِ باری تعالیٰ کے ساتھ مخصوص کرتے ہیں۔

قرآنِ شریف اور احادیث میں اسلامی توحید کے قیام کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خدائی صفات کی نفی کی گئی ہے۔ چنانچہ علم غیب جو صفاتِ الٰہیہ میں بہت بڑی صفت ہے۔ اس کی نفی آیت قل لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر و ما مسنی السوء سے کر دی گئی ہے اور حدیث میں ہے کہ انصاری لڑکیوں نے جب اپنے گانے میں یہ کہا وفینا نبی یعلم ما فی غد (بخاری) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تردید فرمائی۔ اور فرمایا کہ ایسا مت کہو۔ اور دوسرے اچھے گانے جو گاتی ہو وہ گاتی رہو۔

صحابہ کرام کی اسلامی توحید کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعلیٰ درجہ کی تربیت فرمائی تھی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر جب یہ سوال پیدا کیا گیا۔ کہ حضور کی وفات نہیں ہو سکتی۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ممبر نبوی پر چڑھ کر اس کی تردید فرمائی۔ اور اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا:۔

"کہ اے لوگو جو تم میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا۔ اور انہیں خدا قرار دیتا تھا۔ اسے آج سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو وفات پا گئے ہیں۔ اور وہ خدا نہ تھے۔ اور جو تم میں سے اللہ کی عبادت کرتا تھا اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ وہ ذات ہے جو زندہ ہے اور جس پر کبھی موت وارد نہ ہو گی۔"

اب دیکھو باوجودیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ صرف عام انسانوں میں بلکہ خدا کے برگزیدہ انبیاء میں بھی بہت بڑا درجہ حاصل ہے۔ اور آپ حسب عقیدہ مسلمانان عالم نبیوں کے سردار ہیں۔ مگر پھر بھی صحابہ کرام نے اسلامی روح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کے نتیجہ میں آپ کو خدا کا درجہ کبھی نہیں دیا۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا عبد اور اس کا رسول قرار دیا۔ چنانچہ کلمہ شہادت میں اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ کہا جاتا ہے۔ اور یہ عجیب بات ہے اور خدا کی فعلی شہادت اس میں کام کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے کہ معمولی پیروں اور فقیروں کی قبروں پر سجدہ ہوتا ہے۔ اور نادان لوگ اس طرح اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ان پیروں اور فقیروں کو خدا سے جا ملاتے ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر ایسا نہیں ہوتا۔ اور اس بارہ میں آنحضرت صلعم کی وصیت بھی تھی۔ کہ اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے۔ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ اے لوگو! اس بات کے پیش نظر میری یہ وصیت ہے کہ جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کی بے جا اور حد سے زیادہ تعریف کی اور اسے خدا بنا لیا۔ اس طرح سے میری بے جا اور حد سے زیادہ تعریف نہ کی جائے۔ اور مجھے خدائی منصب نہ دیا جائے۔ اس وصیت کا یہ اثر ہے۔ کہ آج ساڑھے تیرہ سو سال سے اوپر عرصہ گذرتا ہے۔ مگر کبھی ایسا وقت نہیں آیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت کی خلاف ورزی ہوئی ہو۔

مندرجہ بالا بیان سے اسلامی توحید کے مقام کا پتہ لگ سکتا ہے کہ اسلام انسان کو توحید خداوندی میں کس مقام پر دیکھنا چاہتا ہے۔ صحابہ کرام کے متعلق عرض کیا جا چکا ہے۔ کہ وہ اس مسئلہ میں کیسے پختہ تھے۔ موجودہ زمانہ میں جب کہ اپنے اور بیگانوں نے اسلامی توحید میں کئی قسم کی رخنہ اندازی کی صورتیں پیدا کر دیں تھیں۔ یہ مقامِ توحید سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے اس بارہ میں پختہ عقیدہ رکھتی ہے اور خدا کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک قرار نہیں دیتی۔ مگر دوسرے بعض لوگوں میں ایسی مثالیں اور نظائر پائے جاتے ہیں۔ کہ نادانی اور جہالت سے بعض نفع رساں اشخاص کی وفات پر ایسے کلمات استعمال کرتے ہیں جو نامناسب ہونے کے علاوہ خلاف شریعت بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً فوت ہونے والے شخص کے متعلق یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ شخص تو بے نظیر تھا اور اس جیسا سب کو بننا چاہیئے۔ حالانکہ قرآن کریم لیس کمثلہ شیء اور بے نظیر ہونے کی صفت خدا کی ذات کے ساتھ مخصوص قرار دیتا ہے، اور صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (احزاب) کہ اے لوگو! یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے۔ اور دوسری جگہ فرماتا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کہ اے رسول کہدو اے لوگو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو۔ تو میری پیروی کرو خدا تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔ اور اس طریق سے تم خدا کے محبوب بن جاؤ گے

ان آیات سے ثابت ہے کہ ہمیں زید اور بکر خواہ وہ ہمیں کس قدر محبوب اور پیارے ہوں کا اسوہ حسنہ اختیار کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہی اس قابل ہے۔ کہ اسے اختیار کیا جائے۔ ونعم ما قال المسیح الموعود علیہ السلام

جان و دلم فدائے جمال محمد است (?)

جانم فدا شود برہ دین مصطفےٰ
این است کام دل اگر آید میسرم

پس ہمیں چاہیئے کہ ہم اسلامی توحید کے اس مقام کو سمجھیں اور اپنے قول و فعل میں اسے ملحوظ رکھیں اور یقین جانیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور اتباع ہی انسان کو خدا کا محبوب بناتی ہے۔ اور اس کے سوا ضلالت ہی ضلالت ہے

یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

ادائیگی چندہ کے متعلق چند ارشادات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں۔ تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہیں ہو گا ...... تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے۔ اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے۔ کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس راہ میں مال خرچ کرے گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسرے کی نسبت زیادہ برکت دی جائیگی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا۔ بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے جو شخص خدا کیلئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے۔ تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا..... اگر تم اس قدر خدمت بجا لاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائدادوں کو اس کی راہ میں بیچ بھی دو۔ پھر بھی ادب سے دور ہے کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے"۔ (الحکم جلد ۷ نمبر ۲۲)

نیز فرمایا۔ "ایک وہ ہیں جو بیعت تو کر جاتے ہیں اور اقرار بھی کر جاتے ہیں کہ ہم دنیا پر دین کو مقدم کریں گے۔ مگر مدد اور امداد کے موقع پر اپنی جیبوں کو دبا کر پکڑ رکھتے ہیں۔ بھلا ایسی محبت دنیا سے کوئی دینی مقصد پا سکتا ہے۔ اور کیا ایسے لوگوں کا وجود کچھ بھی نفع رساں ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ جب تک تم اپنی عزیز ترین اشیاء اللہ جلشانہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ تب تک تم نیکی کو نہیں پا سکتے۔

پس تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے خبردار کرو۔ اور ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقعہ ہاتھ آنے کا نہیں"۔

تربیتی اغراض سے مبلغین کے دورے

دیہاتی مبلغین کے دورہ کا پروگرام احباب کی آگاہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ مبلغین کا فرض ہے۔ کہ وہ مقررہ عرصہ میں احباب کو تربیتی نصاب ۱ کلمہ طیبہ۔ نماز با ترجمہ۔ عقائد اسلام اور تربیتی نصاب یعنی پنج ارکان اسلام کی تشریح یاد کرائیں۔

نیز احمدی دوستوں کی تربیت ایسے رنگ میں کریں۔ کہ وہ اسلامی سیرت کا صحیح نمونہ پیش کر سکیں۔ اگر دوستوں میں باہمی تنازعات ہوں۔ تو ان کو رفع کر کے اتحاد اور یگانگت کی روح قائم کی جائے۔ اس امر کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے کہ احباب اپنے حقوق پر اپنے بھائی کے حقوق کو ترجیح دیں۔ اور اپنی رائے پر اصرار کرنے کی بجائے اپنے بھائی کی رائے کو مقدم رکھیں۔ اگر حقیقی قربانی کی روح پیدا نہ کی جائے۔ تو کام کبھی سدھر نہیں سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ باہمی تعلقات میں سچے ہو کر چھوٹوں کی طرح تذلیل اختیار کرو۔

رشتہ ناطہ اور شادی بیاہ کے متعلق اگر بے قاعدگیاں ہوں۔ تو سلسلہ کی تعلیم کے مطابق ان کا ازالہ کیا جائے۔ اور عہدیداران کے انتخاب کے متعلق اگر کسی کارروائی کی ضرورت ہو۔ تو متعلقہ قواعد کے ماتحت ضروری کارروائی کی جائے۔ نماز با جماعت۔ درس قرآن کریم۔ درس حدیث شریف اور درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انتظام میں اگر کوئی خامی ہو۔ تو اس کو بھی دور کیا جائے۔ اور جو غلط فہمیاں غیر از جماعت احباب میں ہمارے متعلق پیدا کر دی گئی ہیں۔ ان کو بھی دور کیا جائے۔

بجٹ کا بھی جائزہ لیا جائے۔ اور جو احباب نادہندہیں یا بے شرح ہیں۔ ان کی بھی اصلاح کی جائے۔ غرض کہ مبلغین جس جماعت میں جائیں۔ وہاں کے دوستوں کے عملی نمونہ کو اسلامی معیار پر لانے کے لئے انتہائی جد و جہد کریں۔ اور حالات سے اطلاع دیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

نام دیہاتی مبلغین:۔ ضلع سیالکوٹ

مولوی احمد الدین صاحب: عرصہ قیام یکم دسمبر تا ۳۱ جنوری
خانانوالی ۵ دن۔ میانوالی ۵ دن۔ چندر کے منگولے ۱۰ دن۔ ملہو کے ۱۰ دن۔ تلونڈی کھجوروال ۱۰ دن
رڈیکے ۱۰ دن۔ دھرگ میانہ ۱۰ دن۔

عبد الواحد خان صاحب (ضلع ڈیرہ غازیخان)۔
عرصہ قیام: یکم دسمبر تا ۳۱ جنوری
مسوری والہ ۵ دن۔ بابی والہ ۵ دن۔ اسمٰعیل والہ ۵ دن۔ فقیر والہ ۳ دن۔ سج والہ ۳ دن۔ پیچھوالہ ۵ دن۔ ڈیرہ غازی خان ۳ دن۔ درزی والہ ۳ دن

خواجہ خورشید احمد صاحب (ضلع گوجرانوالہ)
عرصہ قیام: یکم دسمبر تا ۳۱ جنوری
بیداد پور ۵ دن۔ قیام پور ۸ دن۔ تلونڈی کھجور والی ۱۰ دن
تتلے عالی ۷ دن۔ فیروز والہ ۱۰ دن۔ دولو والی ۱۰ دن
کوٹ تارڑ ۸ دن۔

عبد المجید صاحب:۔ (ضلع سرگودھا)
عرصہ قیام:۔ یکم دسمبر تا ۳۰ اپریل
چک ۱۳۳ ۲۰ دن۔ جنڈ ۲۰ دن ۱۶۲ ۱۵ دن۔ گھٹہ مویا ۱۵ دن۔ کوٹ سلطان ۲۵ دن۔ گھوڑیوالہ ۲۵ دن

حافظ ابوذر صاحب (ضلع سرگودھا)
روڈا ایک ماہ۔ بلو دینس ۱ ماہ۔ چک تھل ۱ ماہ ۵ دن۔ کھاری امیر ۱۵ دن۔ مجوکہ ۱۵ دن
کھائی کلاں ۱۵ دن

عطاء اللہ
۴۹/ج ۲۰ دن ۱۲۴/ج ۱۵ دن ۸۶/ش ۱۵ دن ۶۷/ش ۱۵ دن ۳۸/ج ۱۵ دن
۵۳/ج ۱۵ دن ۹۶/ش ایک ماہ۔ اور جمعہ ۳ ہفتہ

حافظ بشیر احمد صاحب
گھوگیاٹ ۱ ماہ۔ میانی ڈیڑھ ماہ۔ بھیرہ ایک ماہ۔ بچلہ ۱/۲ ۱ ماہ

سید مہتاب شاہ صاحب (سرگودھا): یکم دسمبر تا ۳۰ اپریل
تخت ہزارہ ۱۰ دن۔ نصیر پور خورد ۱۰ دن۔ سوڑہ راجھا ۱۰ دن۔ ادرحمہ ۱ ماہ۔ بھابڑہ ۱۵ دن۔ کوٹ مومن ایک ماہ
۹ پنیار ۲۵ دن۔ چک ۹ ۱۰ دن۔ حلال پور ۱۵ دن

اسد اللہ صاحب (سرگودھا)
۳۵ ۱ ماہ ۵ ۱ دن۔ ۸۱ ۵ ۱ دن۔ ۸۶ ۵ ۱ دن۔ ۶۸ ۱ ماہ۔ ۱۷ ۵ ۱ دن۔ دروڈ ۵ ۱ دن
۲۴/ج ایک ماہ ۹۶ ایک ماہ

مرزا حسام الدین صاحب (ضلع جھنگ) یکم دسمبر تا ۳۰ اپریل
لسی دریام ایک ماہ۔ گگی نو ایک ماہ۔ شورکوٹ ایک ماہ ۴۹۴ ۲۵ دن۔ گمیب ۱۵ دن
تھنگ ۲۰ دن

خیر الدین صاحب یکم دسمبر تا ۲۸ جنوری (ضلع جھنگ)
ڈادر ایک ماہ۔ یکہ ۱۵ دن۔ لالیاں ۱/۲ ۱ ماہ

حکیم علی محمد صاحب (ضلع شیخوپورہ) یکم دسمبر تا ۲۰ دسمبر
دیہات ملحقہ کرتو ۵ دن۔ بھینی شرقپور ۳ دن۔
شاہ مسکین ۱۰ دن معہ دیہات ملحقہ دس دن

عبد الرحمن صاحب آف (ضلع شیخوپورہ) یکم دسمبر تا ۲۰ دسمبر
ملحقہ دیہات ننکانہ ۲ دن۔ سید والہ ۱۰ دن۔ جنڈی چرکہ ۸ دن

مہدی شاہ صاحب یکم دسمبر تا ۳۰ اپریل
کوٹ سوندھا ۵ دن۔ چوبڑ کانہ ۱۰ دن۔ بگر ۵ دن
رتی ۴ دن۔ کوٹ رحمت خان ۸ دن۔ ڈھیر ۶ دن
سٹھیالی ۶ دن۔ بھوڑو ۱۰ دن۔ دھارووالی ۱۰ دن
چھابے والی ۴ دن۔ چیچے چھاڑ ۳ دن۔ محال ۸ دن
سانگلہ ۱۰ دن۔ کلیساں ایک ماہ

سید محمد امین شاہ صاحب (ضلع لائلپور) یکم دسمبر تا ۲۸ فروری
کنھووالی ۴ دن۔ ۹۴ ج ب دھنی دیو ۱۰ دن ۲۹۷ ج ب ۷ دن۔ ۲۹۶ ج ب
تھووالی ۴ دن۔ کنھووالی ۴ دن۔ ملا سوہانی والا ۱۰ دن۔ جیلیانوالہ ۳۶۷ ج ب ۱۰ دن ۲۶۶ ر ب ۱۰ دن ۲۴۶ ۱۰ دن

۴۴ رحیم بخش صاحب یکم دسمبر تا ۲۰ دسمبر (ضلع لائلپور)
۱۲۷ ر ب۔ چوڑھی۔ رکھی۔ رکھی باجوہ۔ رسا سو والہ پندرہ دن۔ لاٹھیانوالہ ۵ دن۔

الطاف خان صاحب (ضلع لاہور) یکم دسمبر تا ۳۱ دسمبر
بکو کی ۷ دن۔ اٹاری ۳ دن۔ کانیاں ۳ دن۔ چونیاں ۷ دن

غلام حیدر خان صاحب (ضلع لاڑکانہ) یکم دسمبر تا ۱۵ جنوری
من باڑہ ۵ دن۔ کھنڈو ۱۰ دن۔ لاڑکانہ ۱۰ دن۔

من انصاری الی اللہ

بعض دوست بوجہ عدم استطاعت پرچہ خرید نہیں سکتے۔ اور دفتر ہذا کو مفت پرچہ جاری کرنے کے لئے لکھتے ہیں۔ ایسے احباب کی اعانت کے لئے دفتر ہذا نے ایک اعانت فنڈ کھولا ہوا ہے جس میں وقتاً فوقتاً صاحب توفیق دوست رقم بھجواتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور ان کے نیک ارادوں۔ اموال۔ اولاد میں برکت عطا کرے (آمین)

آج کل اس فنڈ میں گنجائش ختم ہو چکی ہے۔ اس لئے ان دوستوں کی خدمت میں جنہیں اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے۔ التماس ہے وہ اپنے غریب بھائیوں کی روحانی سیرابی کے لئے اعانت فنڈ میں رقوم بھجوائیں۔ رقوم کے لئے کوئی شرح مقرر نہیں جس قدر بھی توفیق ہو۔ اس کار خیر میں حصہ لیں۔ اگر چندہ آنے بھجوانا چاہیں۔ تو لفافہ میں بصورت ٹکٹ بھجوا سکتے ہیں مگر نیکی میں ضرور شامل ہوں۔ کہ یہ صدقہ جاریہ ہے۔ اور کوئی علم نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کس نیک عمل کی جزا میں اُخروی رضا کی چادر پہنا دے۔ (مینجر)

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا

تحریک جدید کا دور اول انیسویں سال کے آخر میں ختم ہو رہا ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ انیسویں سال کے آخر میں ایک رسالہ شائع کیا جائے۔ اس میں ان سب لوگوں کے نام لکھے جائیں۔ جنہوں نے اشاعت اسلام میں مدد دی۔ اور پھر وہ رقم بتائی جائے۔ جو انہوں نے اس تحریک کے ماتحت اشاعت اسلام میں دی۔ اور ان لوگوں کے نام بطور یادگار محفوظ کو لئے جائیں گے۔ تا بعد میں آنے والے ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور ہم آئندہ آنے والوں کے لئے ان لوگوں کی مثال پیش کر سکیں۔

انیس سالہ جہاد میں حصہ لینے والو! فہرست بن رہی ہے وقت گزر رہا ہے۔ آپ نہ صرف انیسویں سال کا چندہ ہی اس ماہ کے آخر تک ادا کریں۔ بلکہ اگر گزشتہ کسی سال کا بقایا ہے۔ تو وہ بھی کیونکہ اگر کسی سال کا بقایا ہوگا۔ تو اس کا نام اس فہرست سے نکل جائے گا۔ صرف ان کے نام آئیں گے جنہوں نے پورے انیس سال تک اشاعت اسلام میں مدد دی ہو۔ بیرونی ممالک کے احباب بھی توجہ فرمائیں۔ ان کو ایک چٹھی کے ذریعہ اطلاع دی جا رہی ہے۔ کہ وہ جلسہ سالانہ تک اپنے وعدے معہ بقایا پورے کریں۔ (وکیل المال)

ولادت:۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو مورخہ ۲۶ اکتوبر ۵۳ء کو دوسرا فرزند عنایت فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے منیر احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام مولود کی درازی عمر صالح۔ خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔ (نور احمد کارکن دفتر محاسب ربوہ)

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی کاروائی

لاہور ۲۲ر نومبر۔ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں جمعرات کو تین مزید گواہوں کی شہادت ہوئی۔ یہ گواہ راولپنڈی کے رہنے والے ایک طالب علم مسٹر مسعود ملک محکمہ اسلامیات پنجاب کے ڈپٹی ریکارڈ کیپر مسٹر محمد ابراہیم علی چشتی اور ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس سی۔ آئی۔ ڈی کے سابق اسسٹنٹ ملک حبیب اللہ تھے۔ ان تین افراد سمیت تحقیقاتی عدالت میں پیش ہونے والے گواہوں کی تعداد ۷۰ تک پہنچ جاتی ہے۔ یہ عدالت کا ۶۵ واں اجلاس تھا۔ مسٹر ابراہیم علی چشتی کی گواہی عدالت کے آئندہ اجلاس میں جو ۲۴ نومبر کو ہوگا جاری رہے گی۔

جمعرات کو سب سے پہلے مسٹر مسعود ملک کا بیان سنا گیا۔ وہ گورنمنٹ کالج راولپنڈی کے فورتھ ایئر سٹوڈنٹ ہیں۔ اور اس وقت پنجاب سیفٹی ایکٹ کے تحت لاہور سنٹرل جیل میں نظر بند ہیں گواہ نے لاہور ہائی کورٹ میں ہیبیس کارپس درخواست کے ذریعہ تحقیقاتی عدالت کے سامنے بیان دینے کی خواہش ظاہر کی تھی۔

مسٹر مسعود ملک نے کہا۔ میں ۲ر مارچ سے اپنی تاریخ گرفتاری تک راولپنڈی میں تھا۔ ۵ر مارچ تک رضاکار راولپنڈی سے کراچی روانہ ہوتے رہے۔ اس عرصہ میں کوئی بدامنی ہوئی۔ اور نہ رضاکاروں کی سرگرمیوں میں کسی مداخلت کا واقعہ پیش آیا۔ ۵ر مارچ کی شام یا ۶ر مارچ کی صبح کو مجلس عمل راولپنڈی نے یہ اعلان کیا۔ کہ جامع مساجد میں اجتماع ہونگے اور نماز جمعہ کے بعد ایک پُر امن جلوس لیاقت باغ تک جائے گا۔ یہ اہتمام اُن لوگوں کی یاد میں کیا گیا۔ جو لاہور میں جان بحق ہو گئے تھے۔ ان انتظامات کے مطابق لوگ نماز جمعہ کے بعد بڑی جامع مسجد میں جمع ہو گئے۔ ان کی تعداد چالیس پچاس ہزار تھی۔ جلوس جامع مسجد سے نکل کر کسی شدید نوعیت کے واقعہ کے بغیر لیاقت باغ تک پہنچ گیا۔ میں بھی جلوس میں تھا۔ میں نے جلسہ گاہ میں سٹیج پر مسلم لیگ کے سات ایم۔ ایل۔ اے دیکھے۔ جن میں شیخ مسعود صادق بھی شامل تھے

مولانا عارف اللہ صدر مجلس عمل نے ایک حلف نامہ پڑھا جسے مجلس عمل نے تیار کیا تھا۔ حلف نامہ میں لکھا تھا۔ کہ لوگ اس مقصد کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیں۔ جن متعدد افراد نے حلف نامہ پر دستخط کئے۔ ان میں کچھ ایم۔ ایل۔ اے بھی تھے۔ جب لوگ اس پر دستخط کر رہے تھے۔ تو ہجوم نعرے لگاتا تھا۔

اس کے بعد سید مصطفٰی شاہ گیلانی نے حلف اٹھایا اُنہوں نے پہلے سٹرڈ و لتانہ کی تعریف کی۔ پھر اُنہوں نے مطالبات کی حمایت کی۔ بعد میں وہ خواجہ ناظم الدین کی مذمت کرنے لگے۔ اور ان کے بارے میں مضحکہ خیز استعارے استعمال کرنے لگے۔ کچھ اور تقریریں بھی ہوئیں۔ جن کے بعد جلسہ منتشر ہو گیا۔ اور لوگ دو حصوں میں ہو کر لوٹ مار اور آتشزنی میں مصروف ہو گئے شام کو میں نے بعض لوگوں کو یہ نعرے لگاتے ہوئے سنا۔ کہ خواجہ ناظم الدین خان لیاقت علی خان کے قاتل ہیں ۶ر مارچ کی رات کو سخی جانداد کو جلانے کے چند واقعات ہوئے۔

اس وقت تک دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت جلوسوں پر پابندی کا نفاذ نہیں تھا۔ اس وقت تک کوئی گرفتاری نہیں ہوئی تھی۔ ۷ر مارچ کو مجلس عمل نے اعلان کیا۔ کہ جب تک مطالبات تسلیم نہیں کر لئے جاتے راولپنڈی میں عام ہڑتال رہے گی۔

۸ر مارچ کو مجلس عمل کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ لاہور میں فوجی ٹینکوں نے چھ ہزار اشخاص کو کچل دیا ہے۔ یہ سنتے ہی میں اپنے مکان سے نکلا۔ اور مجھے ہجوم میں اپنے کالج کے چند طلباء دکھائی دیئے۔ مجلس عمل کا دفتر میرے مکان سے قریب ہی تھا۔ میں نے دیکھا لوگوں کی ایک پارٹی نے پنجاب ٹرانسپورٹ کی ایک لاری گھیر رکھی ہے۔ میں نے اور دو دوسرے طلباء نے ہجوم کو تنبیہہ کی۔ کہ اگر انہوں نے ایسا طرز عمل اختیار کیا۔ تو اس سے مملکت کے مفاد کو نقصان پہنچے گا۔ اس پر ہجوم نے لاری کو جلانے سے اجتناب کیا۔

میں بعد میں مجلس عمل کے دفتر پہنچا تاکہ ان سے کہوں۔ کہ وہ ان لوگوں کو قابل اعتراض رویہ اختیار کرنے سے روکیں۔ لیکن دفتر میں ایک مولوی صاحب کے سوا کوئی موجود نہ تھا۔ انہوں نے مجھے بتایا۔ کہ مجلس عمل کا اجلاس جامع مسجد میں ہونے والا ہے۔ میں نے دو طالب علم جامع مسجد بھیجے تاکہ وہ مجلس عمل کے ان ارکان کو واپس لائیں۔ جو ان مظاہروں کا اہتمام کر رہے تھے۔ اس مرحلہ پر میں نے لاہور جانے والی پنجاب ٹرانسپورٹ کی ایک بس دیکھی۔ جسے ہجوم نے گھیر رکھا تھا۔ بس مسافروں سے بھری ہوئی تھی۔ پہلے اعلان کے باعث اس وقت تک ہجوم بہت بڑھ چکا تھا۔ میں نے اسے خطاب کرتے ہوئے لوگوں کو بدامنی اور لاقانونیت پھیلانے سے اجتناب کرنے کا مشورہ دیا۔ اور انہیں متنبہ کیا۔ کہ اگر انہوں نے اپنا طرز عمل نہ بدلا۔ تو حکومت تشدد کے استعمال پر مجبور ہو جائے گی۔ جو مطالبات کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا۔ اس وقت۔۔۔ طالب علم بھی واپس آ گئے۔ جنہیں میں نے جامع مسجد بھیجا تھا۔ وہ پیغام لائے۔ کہ مجلس عمل کے ارکان واپس نہیں آ سکتے۔ کیونکہ وہ اجلاس میں مصروف ہیں۔ مجلس عمل کے قریب ایک احمدی کا ہوٹل تھا۔ جسے آگ لگا دی گئی۔ یہ دیکھ کر میں نے ان دونوں طالب علموں سے مشورہ کیا۔ کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ ہم نے فیصلہ کیا۔ کہ ہجوم کا رُخ مسجد کی طرف کر دیا جائے جہاں لوگوں سے امن و ضبط کی بحالی کے لئے اپیل کی جائے۔

لوگ جلوس کی شکل میں جامع مسجد کی طرف روانہ ہوئے۔ میں اس جلوس کی قیادت کر رہا تھا۔ جب جلوس اس ہوٹل کے قریب سے گزرا جسے آگ لگا دی گئی تھی۔ تو شیخ مسعود صادق بھی کار میں پہنچ گئے۔ میں نے شیخ مسعود صادق سے کہا۔ کہ انہوں نے حلف نامے پر دستخط کئے ہیں۔ اور وہ موجودہ صورت حال کے لئے ذمہ دار ہیں۔ لہٰذا یہ ان کا کام ہے۔ کہ وہ اس صورت حال کو قابو میں رکھیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ مسلم لیگ کے ایک اجلاس میں یہ مسئلہ زیر بحث آ رہا ہے۔ اور وہ اس اجلاس میں شرکت کے لئے جا رہے ہیں۔ اس موقعہ پر لوگوں نے شیخ مسعود صادق کی کار کو جلانے کی کوشش کی۔ میں نے پھر ہجوم سے خطاب کیا۔ اور ان سے کہا۔ کہ میں نے ان کی طرف سے پُر امن رہنے کے وعدے پر ان کی قیادت منظور کی تھی۔ شیخ مسعود صادق مسکرائے اور اپنی کار میں روانہ ہو گئے۔ اس کے بعد جلوس راجہ بازار کی طرف روانہ ہوا۔

اس کے بعد جلوس راجہ بازار کی طرف مڑ گیا۔ راجہ بازار چوک میں بہت سی پولیس جمع تھی۔ میں تانگہ میں تھا۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس سامنے آئے۔ وہ مجھ سے پوچھا۔ کہ جلوس کہاں جا رہا ہے۔ میں نے مائیکروفون میں مختصراً انہیں صورت حال سمجھائی۔ اور مشورہ دیا کہ اس وقت جو اعلان ہو رہا ہے اسے ختم کیا جائے۔ اور لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ اس خبر کی تردید کرا دی جائے۔ کہ لاہور میں چھ ہزار آدمیوں کو ٹینکوں سے کچلا گیا ہے۔ میں نے ایس۔ پی کو یہ بھی بتایا۔ کہ جلوس پوری طرح پُر امن ہے اور شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ نہیں ہے۔

ایس۔ پی نے کہا۔ کہ میں مائیکروفون انہیں دے دوں۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد سادہ کپڑوں میں ایک شخص آیا۔ اور اس نے اعلان کیا۔ کہ اگر پانچ منٹ کے اندر اندر جلوس منتشر نہ ہوا۔ تو لاٹھی چارج کیا جائے گا۔ اس اعلان کے فوراً بعد لاٹھی چارج کیا گیا اور آنسو گیس کے بم پھینکے گئے۔ سب سے پہلے مجھے لاٹھی لگی۔ اس کے بعد میں گھر واپس آ گیا۔ دوسرے دن میں کالج گیا۔ جہاں مجھے گرفتار کر لیا گیا۔ میرا خیال ہے۔ کہ میرے پرنسپل مسٹر غلام احمد جو احمدی ہیں میری گرفتاری کے ذمہ دار ہیں گواہ نے بیان کیا۔ مجھ پر کمیونسٹ ہونے کا الزام ہے۔ مجھے کوتوالی لے جایا گیا۔ جہاں ایک پولیس افسر نے مجھ سے پوچھا۔ کہ ختم نبوت کے بارے میں میرا کیا عقیدہ ہے۔ میں نے جواب دیا۔ کہ ختم نبوت پر ہر مسلمان کا عقیدہ ہے۔ اس کے بعد مجھے جیل لے جایا گیا۔ جہاں مجھے دو روز تک بی کلاس میں رکھا گیا۔ اس کے بعد مجھے ایک تنہا کوٹھڑی میں رکھا گیا۔

عدالت نے گواہ سے پوچھا کہ کیا ان کے خلاف کسی کو قتل کرنے۔ ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کا الزام ہے۔ گواہ نے بتایا۔ کہ میرے خلاف بعض دفعات کے ماتحت مقدمہ چل رہا ہے لیکن مجھے معلوم نہیں۔ کہ ان دفعات کا کیا مطلب ہے۔ گواہ نے بتایا۔ کہ میں اس مقدمے کے سلسلہ میں تین چار مرتبہ عدالت میں حاضر ہو چکا ہوں۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ میرے خلاف الزام یہ ہے۔ کہ میں نے لوٹ مار میں حصہ لیا۔ اور جلوسوں کی قیادت کی

سوال:۔ کیا آپ کے خلاف یہ الزام نہیں ہے کہ آپ نے کسی کو قتل کرنے کی کوشش کی۔

جواب:۔ جی ہاں۔ میرے خلاف یہ الزام ہے گواہ نے بتایا۔ کہ مجلس عمل کا دفتر راجہ بازار سے پچاس ساٹھ گز کے فاصلہ پر ہے۔ راجہ بازار سے جامع مسجد کوئی دو میل دور ہے۔

سوال:۔ اگر آپ مجلس عمل کے دفتر سے جامع مسجد جائیں تو کیا چوک راجہ بازار راستے میں پڑتا ہے؟

جواب:۔ نہیں۔ سوال:۔ کیا سپرنٹنڈنٹ پولیس آپ کے اس بیان کی تائید کیلئے تیار ہونگے؟

جواب:۔ مجھے معلوم نہیں۔ سوال:۔ کیا نہیں آپ کے خلاف کوئی خاص مناقشت ہے؟

جواب:۔ وہ میرے پرنسپل کے دوست ہیں جو احمدی ہیں گواہ نے کہا۔ کہ میں کالج یونین کا نائب صدر ہوں اور اس یونین نے پرنسپل کے خلاف یونیورسٹی سے شکایت کی تھی یونین اب توڑ دی گئی ہے کیونکہ پرنسپل نے سیکرٹری کو ایک ماہ کے لئے جبری رخصت پر بھیج دیا تھا۔ اور مجھے گرفتار کر لیا گیا تھا۔ سوال:۔ کیا آپ کو کالج سے نکال دیا گیا ہے؟

جواب:۔ جی نہیں۔ مجھے بھی ایک ماہ کی جبری چھٹی دے دی گئی ہے۔ سوال:۔ کیا ڈپٹی کمشنر نے آپ کو جلوس کی راہنمائی کرتے دیکھا تھا؟

جواب:۔ میں انہیں نہیں جانتا۔ وہ ضلع میں نئے ہی آئے تھے۔ سوال:۔ کیا آپ کے پاس یہ جاننے کے لئے کوئی وجہ موجود ہے کہ ڈپٹی کمشنر کو آپ کے خلاف کوئی ذاتی عناد تھا؟

جواب:۔ اگر وہ میرے خلاف کچھ کہتے ہیں تو وہ ضرور سپرنٹنڈنٹ پولیس اور پرنسپل سے متاثر ہوئے ہوں گے۔ سوال:۔ آپ نے کہا ہے۔ کہ ۶ر مارچ کی سہ پہر تک کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ آپ کے گھر سے مری روڈ کتنی دور ہے؟

جواب:۔ تقریباً تین فرلانگ۔

سوال:۔ کیا ۴ر مارچ کو مری روڈ پر ایک پرائیویٹ کار نہیں جلائی گئی تھی۔ جواب:۔ میں نہیں جانتا۔

سوال:۔ راولپنڈی میں یہ اطلاع کب موصول ہوئی تھی۔ کہ حکومت پنجاب نے مطالبات تسلیم کر لئے ہیں؟

جواب:۔ مجھے معلوم نہیں۔ سوال:۔ ۶ر مارچ کو آتشزدگی کے کتنے واقعات ہوئے تھے؟

جواب:۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ سوال:۔ ۷ر مارچ کو کیا ہوا تھا؟ جواب:۔ اس روز میں گھر سے باہر نہیں نکلا تھا۔ سوال:۔ کیا ۸ر مارچ کو ایک مرد کا قتل کیا گیا تھا؟ جواب:۔ میں نہیں جانتا۔

سوال:۔ کیا ۷ر مارچ کو راولپنڈی میں پولیس پر حملے ہوئے تھے؟۔

جواب۔ مجھے معلوم نہیں۔ سوال۔ ۸ مارچ کو آپ جس جلوس کی قیادت کر رہے تھے۔ کیا اس میں کوئی مولوی بھی تھا۔ جواب۔ میں نہیں جانتا۔ سوال۔ کیا آپ مولوی عبدالقدوس قدسی سے واقف ہیں؟ جواب۔ میں ان سے اس لئے واقف ہوں کہ وہ جیل خانے میں ہیں میں نے انہیں ۸ مارچ کو جلوس میں نہیں دیکھا تھا۔ سوال۔ کیا ۸ مارچ کو گولی چلی؟ جواب۔ میں نے گولی چلنے کی بعض اطلاعات سنی تھیں۔ گولی میرے والے جلوس پر نہیں بلکہ ایک اور جلوس پر چلی جو ڈھوک رتہ سے آرہا تھا۔ سوال۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ گولی چلنے سے کتنے آدمیوں کی موت واقع ہوئی۔ اور کتنے زخمی ہوئے جواب۔ مجھے معلوم نہیں۔ سوال۔ کیا آپ فسادات کے ایام میں مولوی محمد اسحاق مانسہروی سے ملے تھے۔؟ جواب۔ میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا۔ سوال۔ کیا عورتوں نے بھی کوئی جلوس نکالے تھے۔؟ جواب۔ میں نے کوئی نہیں دیکھا سوال۔ کیا آپ نے سنا تھا کہ ۷ مارچ کو ٹیلیفون کے تار کاٹ ڈالے گئے تھے۔ جواب مجھے معلوم نہیں۔ سوال کیا ۸ مارچ کو کوتوالی کا محاصرہ کیا گیا تھا؟ جواب۔ مجھے پتہ نہیں۔ سوال کیا آپ ۸ مارچ کو کوتوالی کے قریب گئے تھے۔ جواب کوتوالی راجہ بازار کے قریب ہے

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے مسٹر بشیر احمد نے گواہ پر جرح کی تو انہوں نے کہا مسٹر غلام احمد دو سال سے کالج کے پرنسپل ہیں سوال وہ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ جواب میں نہیں جانتا سوال۔ کیا آپ کی کبھی ان سے کوئی مذہبی بحث ہوئی ہے!۔

جواب۔ ہاں ایک مرتبہ انہوں نے میرے پوچھنے پر مجھے بتایا تھا کہ وہ قادیانی نہیں ہیں۔ میں اس سے ان کا مطلب یہ سمجھا کہ وہ احمدیوں کے قادیانی فرقے سے تعلق نہیں رکھتے۔ عدالت کے ایک سوال کے جواب میں گواہ نے کہا مجھے مذہب کے متعلق اتنا علم ہے جتنا ایک مسلمان کو ہونا چاہیئے۔ سوال۔ کیا آپ کسی مہدی یا مسیح کے آنے کی توقع رکھتے ہیں؟ جواب ہاں۔ سوال۔ کیا آپ نے کمیونزم پر کوئی کتاب پڑھی ہے۔ جواب۔ میں نے اس موضوع پر کچھ شائع شدہ چیزیں پڑھی ہیں۔ جن میں کتابیں اور کتابچے شامل ہیں۔ میں نے لائبریری سے مارکس کی ایک کتاب بھی نکلوائی تھی۔ لیکن وہ میری سمجھ میں نہیں آسکی۔ سوال۔ کیا آپ جانتے ہیں روس کا ریاستی نظام کیا ہے جواب روس ایک اشتراکی ریاست ہے۔ سوال ایک ہمہ گیر (ٹوٹل ٹیرین) ریاست کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ میں نے ٹوٹل ٹیرین کا لفظ سنا تو ہے لیکن مجھے اس کے معنے معلوم نہیں۔ سوال۔ کیا آپ پاکستان میں ایک اسلامی ریاست چاہتے جواب۔ ہاں۔ سوال۔ کیا ریاست ہمہ گیر نظام والی (ٹوٹل ٹیرین) ہوگی۔ جواب۔ مجھے جب لفظ ٹوٹل ٹیرین کے معنے ہی معلوم نہیں تو میں اس سوال کا جواب کیسے دے سکتا ہوں۔ سوال۔ کیا آپ ایک اسلامی ریاست میں دوسرے لوگوں کو سوچنے دیں گے جواب۔ ہاں۔ سوال کیا آپ سمجھتے ہیں کہ طلبا کو سیاست میں حصہ لینا چاہیئے۔ جواب۔ انہیں عملی سیاست میں تو حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ لیکن انہیں ملک کے حالات سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

میاں ممتاز دولتانہ کے وکیل مسٹر یعقوب علی خان کی جرح کے جواب میں گواہ نے کہا یہ صحیح ہے کہ ۸ مارچ کے سوا اپنی گرفتاری کے دن تک میں باقاعدہ پڑھائی میں مشغول رہا۔ ۸ مارچ کا ہی دن ایسا تھا جب میں پڑھائی میں مصروف نہیں تھا۔ میں کسی اور جلوس میں شامل نہیں ہوا۔ نہ میں کسی جلوس کے ہمراہ ریلوے سٹیشن ہی گیا۔ ۶ مارچ کو میں نے جمعہ کی نماز جامع مسجد میں پڑھی۔ اس کے بعد جیسا کہ میں نے پہلے ہی کہا ہے ۸ مارچ کو میں نے ہجوم سے خطاب کی۔ ۶ مارچ کو نماز جمعہ کے بعد میں جلوس کے ہمراہ گیا میں نے راولپنڈی سے کوئی رضاکار جاتے ہوئے نہیں دیکھے۔

(باقی)

مصر کا ایک تجارتی وفد پاکستان آئیگا

قاہرہ ۲۳ نومبر۔ آئندہ ماہ مصر کا ایک تجارتی وفد پاکستان آئے گا یہ وفد دیگر ایشیائی ممالک میں بھی جائے گا۔ حکومت ۵ ایسے پانچ وفد ایشیا کے مختلف ممالک میں بھیج رہی ہے۔ یہ وفد سرکاری افسران اور تجارتی اداروں کے نمائندوں پر مشتمل ہیں۔ جو ان ممالک میں مصری اموال کی کھپت اور دیگر تجارتی سہولتوں کا جائزہ لیں گے

سومنات مندر کی بالائی عمارت کی تعمیر نو!

بمبئی ۲۳ نومبر ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سومنات مندر کی اصل بالائی عمارت کی تعمیر عنقریب شروع ہوگی گیارہ سو سال پہلے مندر کا جو نقشہ تھا۔ یہ تعمیر اس کے مطابق ہو رہی ہے

بھارتی فوج مارچ میں کوریا سے واپس آجائے گی

میسور ۲۳ نومبر۔ بھارتی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل راجندر سنگھ نے کہا ہے۔ کہ موجودہ پروگرام کے مطابق بھارتی فوج آئندہ مارچ میں کوریا سے واپس آجائے گی یہ بیان کل پریس کانفرنس میں دیا۔

آسام کے باغی قبائل نے بھارتی فوجوں کو ہلاک کرنے کیلئے پانی میں زہر ملا دیا

آج سے باغی قبائل کے خلاف بڑے پیمانے پر فوجی کاروائی شروع ہو جائے گی

کلکتہ ۲۳ نومبر معلوم ہوا ہے کہ آسام و برما کی سرحد کے خانہ بدوش کوہستانی قبائل نے ان علاقوں میں پانی کو مسموم کر دیا ہے جہاں سے بھارتی فوجیں سرکش قبائل کی تادیب کے لئے گذرنے والی ہیں۔ گذشتہ اکتوبر میں خانہ بدوش ناگن قبائل نے آبور کی پہاڑیوں میں بھارت کے ایک فوجی دستے پر حملہ کر کے بہت سے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ اور جو لوگ قتل عام سے بچ گئے تھے۔ انہیں گرفتار کر کے ان کی رہائی کے لئے ہیں چاقو اور کپڑے بطور فدیہ طلب کئے گئے۔ حکومت ہند نے سرکش قبائل کے خلاف تادیبی مہم بھیجنے کے ساتھ ہی اپنے مقید سپاہیوں کی رہائی کے لئے ان لوگوں سے گفت و شنید بھی شروع کر دی جو کامیاب ثابت نہ ہوئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند کل سے ان قبائل کے خلاف بڑے پیمانے پر فوجی کاروائی شروع کر دے گی یہ جو خبر مشتہر ہوئی تھی کہ حکومت نے اپنے مقید سپاہیوں کی رہائی کے لئے سرکش قبائل کو زر فدیہ ادا کرنا منظور کر لیا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے شمال مشرقی سرحدی ایجنسی کو ایک بڑی رقم بھیج بھی دی ہے۔ حکومت ہند نے اس خبر کی تردید کی ہے۔

مسٹر جگن سابق وزیر اعظم گیانا پاکستان آئینگے

نئی دہلی ۲۳ نومبر۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے گذشتہ شب ڈاکٹر چھیدی جگن سابق وزیر اعظم برطانوی گیانا اور ان کے سابق وزیر تعلیم آئی برنہم کے اعزاز میں ایک ڈنر دیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر جگن اور برنہم برما۔ لنکا اور پاکستان کا بھی دورہ کریں گے۔ تاکہ دولت مشترکہ ممالک سے بھی حمایت حاصل کریں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر جگن کل صبح مرکزی ہال میں پارلیمنٹ کے ایوان اعلیٰ اور ایوان زیریں کے اراکین سے خطاب کریں گے۔

ایران و برطانیہ کے سفارتی تعلقات بحال کئے جائیں گے

لندن ۲۳ نومبر۔ سفارتی حلقوں کی اطلاع ہے۔ کہ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن نے ایران کے وزیر اعظم جنرل فضل اللہ زاہدی کو ذاتی خط لکھا ہے۔ جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ ایران و برطانیہ کے سفارتی تعلقات کی فوری بحالی ضروری ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر ایڈن نے ایرانی وزیر اعظم کو یہ خط سوئٹزرلینڈ کے سفارت خانہ تہران کے ذریعہ بھیجا ہے۔ ایران میں برطانوی مفاد کی نگرانی آج کل اسی سفارت خانہ کو تفویض ہے۔ اس سے پیشتر بھی حکومت برطانیہ کی جانب سے ایران کو یہ تجویز پیش کی جا چکی ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے سفارتی تعلقات بحال کر دئے جائیں۔ لیکن ایرانی حکومت کا نقطہ نظر یہ ہے۔ کہ سفارتی تعلقات کی بحالی سے پہلے ان اصولوں کا طے ہو جانا ضروری ہے۔ جن کی بنیاد پر تیل کے تنازعہ کا فیصلہ کیا جائیگا۔

بھارت اور پاکستان کے درمیان ریلوں کی آمد و رفت کے سوال پر جنوری میں کانفرنس ہوگی

کراچی ۲۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کراچی میں بھارت اور پاکستان کے ریلوے افسروں کی جو کانفرنس حال ہی میں منعقد ہوئی تھی۔ اس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان ریلوں کی آمد و رفت شروع کرنے کے سوال پر آئندہ سال جنوری یا فروری میں ایک باقاعدہ کانفرنس شروع کی جائے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ بھارتی وفد نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ لاہور امرتسر اور کھوکھراپار دونوں راستوں پر بیک وقت ریلوں کی آمد و رفت شروع کی جائے۔ لیکن حکومت پاکستان کھوکھراپار کے راستے سے ریلوں کی آمد و رفت جاری کرنے کے حق میں نہیں ہے۔ اس لئے پاکستانی وفد نے صرف لاہور اور امرتسر کے راستہ ریلوں کی آمد و رفت جاری کرنے کی تجویز پیش کی۔ اس اختلاف کی بنا پر اس سلسلہ میں کوئی قطعی گفتگو نہ ہو سکی۔ اور یہ معاملہ آئندہ ایک ایسی کانفرنس کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ جو خاص طور پر اسی مقصد کے لئے منعقد کی جائیگا

مسلمان کانگرس سے دور ہو رہے ہیں! نیشنلسٹ لیڈر مولانا حفظ الرحمن کا اعتراف

سورت ۲۳ نومبر۔ کانگرس کی حامی جماعت جمعیۃ العلمائے ہند کے جنرل سکرٹری مولانا حفظ الرحمن نے کل اس امر کا اعتراف کیا۔ کہ بھارت کے مسلمان کانگرس سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ کانگرس بیک وقت سیاسی جماعت اور فرمانروا پارٹی ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو مشورہ دیا۔

مرزا اسمٰعیل نے کشمیر کی تقسیم اور وادی کو آزاد رکھنے کی تجویز پیش کر دی

نئی دہلی ۲۳ر نومبر۔ مرزا اسمٰعیل نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ریاست کشمیر کی تقسیم ناگزیر ہے۔ میری تجویز یہ ہے۔ کہ کشمیر کا جو علاقہ پاکستان کے پاس ہے۔ اس میں پونچھ کا اضافہ کرکے اسے پاکستان کے پاس رہنے دیا جائے۔ اور بھارت کے پاس جموں اور لداخ رہے۔ اب رہی وادی کشمیر تو اسے خود مختار قرار دے دیا جائے۔ انہوں نے کہا ہے۔ کہ یہ حل بھارت اور پاکستان دونوں کے لئے منصفانہ ہوگا۔ اور اس سے دونوں کے درمیان تلخی باقی نہیں رہے گی۔

بھارتی جھنڈا لہرا دیا گیا:۔ آج جب جموں میں مقبوضہ کشمیر کی حکومت کا موسم سرما کا دفتر کھلا۔ تو اس پر پہلی بار بھارتی جھنڈا لہرایا گیا۔ جموں سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بھارتی جھنڈے کے نیچے مقبوضہ کشمیر کا جھنڈا لہرا دیا تھا۔ جموں پرجا پریشد نے بھارتی جھنڈے کو مقبوضہ کشمیر میں لہرانے کا مطالبہ کیا تھا۔ لیکن شیخ عبداللہ نے اسے رد کر دیا تھا۔ جنوری میں جموں میں مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد دستور ساز اسمبلی کا جلسہ ہونے والا ہے۔ جس میں مقبوضہ کشمیر اور بھارت کے معاہدۂ دہلی کی توثیق کر دی جائیگی۔ پرجا پریشد نے بھی اس توثیق کا مطالبہ کیا تھا۔

تشدد کی نئی مہم:۔ بھارتی مقبوضہ کشمیر میں ڈوگرہ بخشی حکومت نے مسلمانوں کے خلاف تشدد کی ایک نئی مہم شروع کی ہے۔ وادی کشمیر میں آزادانہ اور منصفانہ استصواب رائے کے بڑھتے ہوئے مطالبے کو دبانے کے لئے حکومت نے ایجنٹ بھارتی فوج کی مدد سے ظالمانہ تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔ بخشی حکومت کی اس دہشت انگیزی کی وجہ سے یہ خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ کہ پاکستان میں کشمیری مسلمانوں کی بڑی تعداد میں آمد شروع ہو جائے گی۔ ۱۹۵۱ء میں سنکیانگ سے جو مسلمان کشمیر میں آئے تھے۔ وہ ترکی سے پناہ کی درخواست کر چکے ہیں۔ مشرقی پنجاب جن سنگھ کے سیکرٹری ایل۔ این۔ جوشی نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر کی کابینہ میں جموں پرجا پریشد کو نمائندگی دی جائے۔

امریکی سفیر کا احتجاج

قاہرہ ۲۳ر نومبر۔ حال ہی میں مصر کے نائب وزیر اعظم لیفٹیننٹ کرنل جمال ناصر نے امریکہ کی پالیسی پر جو شدید نکتہ چینی کی تھی۔ قاہرہ میں مقیم امریکی سفیر مسٹر جیفرسن کیفرے نے مصر کے وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود فوزی سے اس پر احتجاج کیا ہے۔ کرنل ناصر نے گذشتہ ہفتہ کہا تھا۔ کہ نام نہاد آزاد دنیا بالخصوص امریکہ چھوٹی قوموں کو رقم کا نشہ پلا کر مدہوش کر دیتا ہے۔ اور اس طرح مستقل طور سے ان پر غلبہ حاصل کر لیتا ہے۔

لنڈن سے ملکہ ایلزبتھ اور ان کے شوہر کی روانگی
۶ ماہ تک برطانوی دولت مشترکہ کا دورہ

لنڈن ۲۳ر نومبر۔ ملکہ ایلزبتھ اپنے شوہر ڈیوک آف اڈنبرا کے ساتھ آج رات کو اپنے ۶ ماہ کے طویل دورے پر برطانیہ سے روانہ ہوگئیں۔ ملکہ ایلزبتھ لم بر اعظموں میں برطانوی دولت مشترکہ کے بیشتر ممالک و نو آبادیات کا اور مقبوضات وغیرہ کا دورہ کریں گی۔ اور تقریباً نصف دنیا کو دیکھ لیں گی۔ ملکہ ایلزبتھ اور ان کے شوہر کو خدا حافظ کہنے کے لئے۔ ملکہ کی والدہ چھوٹی بہن شہزادی مارگریٹ وزیر اعظم سر ونسٹن چرچل۔ وزیر خارجہ مسٹر ایڈن اور دیگر ارکان حکومت لنڈن کے ہوائی اڈے پر موجود تھے۔ ملکہ اپنے شوہر کے ہمراہ جمیکا میں تین روز قیام کرنے کے بعد ۲۷ر نومبر کو بحری جہاز گوتھک کے ذریعہ آبنائے پانامہ سے گذر کر جزائر فجی کو روانہ ہوں گی اور ۲۳ر دسمبر کو جزائر فجی پہنچیں گی انکلنڈ سے دولت مشترکہ کے ممالک کو کرسمس کا پیغام نشر کریں گی۔ اس سفر کے اختتام پر مالٹا اور جبرالٹر دو مقامات پر رکنے کے بعد ۱۵ر مئی کو لنڈن واپس پہنچ جائیں گی۔

تہران میں مارشل لا کی میعاد بڑھا دی گئی

لنڈن ۲۳ر نومبر۔ تہران ریڈیو سے یہ خبر گذشتہ روز نشر کی گئی ہے کہ فوجی حکومت نے مارشل لا کی میعاد میں مزید تین ماہ کی توسیع کر دی ہے۔

ڈھاکہ ۲۴ر نومبر مشرقی بنگال کی ہندو انجمنوں نے آئندہ انتخابات میں مشترکہ محاذ بنانے کے سوال پر غور کرنے کے لئے ایک رابطہ کمیٹی مقرر کی ہے۔ اس میں کانگریس اور سوشلسٹ پارٹی نے بھی اپنے نمائندے نامزد کئے

جس بے جا کی درخواستوں پر ہائی کورٹوں کو فوراً حکم نافذ کرنے کا اختیار ہوگا

حکومت پاکستان کے غیر معمولی گزٹ میں بل شائع کر دیا گیا

کراچی ۲۳ر نومبر۔ صدر پاک دستوریہ کے حکم سے حکومت پاکستان کے غیر معمولی گزٹ میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۳۵ء میں ترمیم کرنے کی غرض سے ایک بل شائع کیا گیا ہے۔ جس میں تمام ہائی کورٹوں کو یہ اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے حلقۂ اختیار میں کسی بھی شخص عدالت یا حاکم یا حکومت کے نام حبس بے جا کی درخواستوں کے سلسلہ میں حکم جاری کر سکتے ہیں۔ مزید برآں ماتحت عدالتوں کے نام احکام جاری کرکے زیر سماعت مقدمات کی مثلیں طلب کر سکتے ہیں۔ بل کے اغراض و مقاصد میں کہا گیا ہے۔ کہ اس وقت پاکستان میں ہائی کورٹوں کو اس قسم کے احکام جاری کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے افراد کے بے شمار حقوق اور سرکاری حکام کے فرائض کو فوری طور پر نافذ نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ہائی کورٹوں کو اس کا اختیار نہیں ہے بجز ۱۸۷۷ء کے خاص امداد کے قانون کے تحت مشرقی بنگال کے ہائی کورٹ کو سرکاری حکام کے فرائض کو نافذ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ لیکن کئی طرح سے وہ بھی محدود ہے۔ جو مذکورہ قانون کی ۵ لغایت ۱۵ تک کی دفعات سے ظاہر ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ترمیم کرنے کے لئے اب جو بل شائع کیا گیا ہے۔ اس کے ذریعہ پاکستان میں ہائی کورٹوں کو وہی اختیارات دئیے جا رہے ہیں۔ جو انگلش کامن لا۔ کے تحت انگلستان کے ہائی کورٹ کو احکام کے اجراء کے سلسلہ میں حاصل ہیں۔ مذکورہ بالا بل کو پاک دستوریہ سے منظور کرانے کے بعد فی الفور نافذ کیا جائے گا۔

اسکائی راکٹ طیارہ کا عالمی ریکارڈ
فی گھنٹہ ۱۳۲۷ میل کی رفتار سے پرواز کی

لاس اینجلز ۲۳ر نومبر۔ کل سرکاری طور پر اعلان کیا گیا۔ کہ ایک ڈگلاس اسکائی راکٹ طیارہ نے آواز کی رفتار سے دوگنا رفتار سے یعنی فی گھنٹہ ۱۳۲۷ میل کی رفتار سے پرواز کرکے تیز رفتاری کا عالمی ریکارڈ قائم کیا ہے۔ اس اسکائی راکٹ کو بی ۲۹ بمبار طیارہ کی مدد سے ۳۲ ہزار فٹ کی بلندی پر لے جایا گیا تھا۔ اور پھر وہاں سے اسے چھوڑ دیا گیا تھا۔

روس کی خارجہ پالیسی میں اہم تبدیلی
یورپ کی بجائے ایشیائی ممالک کو دوست بنانے کی کوشش

ماسکو ۲۳ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سوویٹ روس اپنی سفارتی جد و جہد کا رخ یورپ سے ہٹا کر ایشیاء کی جانب موڑ رہا ہے روس نے جاپان کے جنگی قیدیوں کو رہا کرنے کا جو اقدام کیا ہے۔ اور جرمنی کے متعلق جو مستحکم رویہ اختیار کیا ہے۔ اس کی بنا پر یہ خیال پیدا ہوا ہے۔ کہ روس اب یورپ کے مقابلہ میں ایشیائی ممالک کو اپنا دوست بنانے کی جد و جہد کرے گا۔ یورپ کو مسلح کرنے کے پروگرام کو موقوف کرنے سے برطانیہ اور فرانس نے انکار کر دیا ہے۔ اس وجہ سے یورپ کے مسائل پر جمود طاری ہے اور اسی بنا پر روس نے اپنی پالیسی میں یہ اہم تبدیلی کی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں جاپان کا ایک تجارتی مشن چین گیا تھا۔ اس موقعہ پر حکومت چین نے ایک میمورنڈم پیش کیا تھا۔ کہ اگر جاپان کمیونسٹ ممالک کے خلاف جارحانہ فوجی تیاریاں روک دے تو چین اس سے تجارت کرنے کو تیار ہے۔

ایران کا مستقبل خوشگوار اور درخشاں ہوگا
وزیر اعظم ایران کی توقع

تہران ۲۳ر نومبر۔ جنرل زاہدی وزیر اعظم ایران نے ریڈیو تہران سے قوم کے نام ایک تقریر نشر کرتے ہوئے یہ توقع ظاہر کی۔ کہ ایران کی تمام مشکلات جلد دور ہو جائیں گی۔ اور ایران کا مستقبل نہایت خوشگوار اور درخشاں ہوگا۔ آپ نے ایرانی تیل کے تنازعے کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا۔ کہ ایرانی تیل کو قومی ملکیت بنانے کا مقصد یہ تھا۔ کہ ایران اپنا حق حاصل کرے۔ اور اس سے ملک کی آمدنی میں اضافہ کیا جائے۔ تاکہ حکومت ایران اپنی مالی مشکلات دور کر سکے۔ تیل کو قومی ملکیت بنانے کا مقصد ہرگز یہ نہیں تھا۔ کہ آبادان کے کارخانہ تیل کو تباہ کر دیا جائے۔

پنجاب میں کمشنر بحالیات کے احکام کے خلاف اپیلیں

کراچی ۲۳ر نومبر۔ حکومت پاکستان کی وزارت مہاجرین نے غیر معمولی گزٹ میں اعلان کیا ہے۔ کہ پنجاب میں کمشنر بحالیات یا بحالی بورڈ کے احکام کے خلاف نظر ثانی کی جو اپیلیں کی جائیں گی۔ مرکزی حکومت نے پنجاب کے متروکہ املاک کے ایڈیشنل کسٹوڈین کو ان کا فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

لیڈر بقیہ صفحہ ۲ سے آگے

اٹھانے اور اپنی سیاسی اغراض کو بروئے کار لانے کے لئے بعض سیاسی پارٹیوں نے انہیں بھی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی تھی اور انہیں ان کے اصل مقام سے ہٹا کر سیاسی سطح پر لانا چاہا تھا۔ تاہم اس کے باوجود اور اختلاف رائے کے باوصف ہمیں احساس ہے۔ کہ آپ نے اپنے رنگ میں قوم اور ملت کی خدمت کی ہے۔ اور آپ کی وفات سے علمی حلقوں کو خاص طور پر نقصان پہنچا ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ اور آپ کے پسماندگان اور اقارب کو صبر جمیل عطا کرے۔

رجسٹرڈ نمبر ایس ۔ ایل ۔ ۱